ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

بفضل خداے معبود و تائید رب ودود یہ قصیدہ غرا مشتمل بر استعارات

بدیعہ وکنایات جسیمہ



تصنیفات سے جناب افضل الناس مولانا السید محمد عباس صاحب قبلہ

طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے ہے۔

اسکے ترجمہ کو جناب مستطاب معلے القاب نجم العلما مولوی سید

نجم الحسن صاحب نے ملاحظہ فرمایا

[illegible] تاریخ ماہ رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری کو بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج

مطبع نامی اثنا عشری میں باہتمام سید عابد علی رضوی کی طبع ہوکر مشتہر ہوا

اوس تربت کے سرمہ چشم میرا کحل الجواہر ہوجاے یہ شعر کمال اشتیاق پر دلالت کرتا ہے

وَهَلْ مِنْ بَشِيْرٍ لِّيْ بِطَيْبَةَ طَيِّبٍ ۔ كَطَيْرِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ هُدْهُدِ

اور آیا کوئی شخص بشارت دینے والا ہے مجکو مدینہ طیبہ کی جسطرح کہ طیر حضرت سلیمان

بن داؤد یعنے ہدہد نے تخت بلقیس کی خوشخبری دی تھی اور طیبہ نام ہے مدینہ منورہ کا

فَيَا لَيْتَنِيْ حَلٌّ بِطَيْبَةَ اَنَّهَا ۔ لَاَرْضٌ لِاَمْلَاكِ السَّمَآءِ بِهَا نَدِيْ

پس کاشکے مین مشرف ہون زیارت مدینہ منورہ سے تحقیق کہ وہ زمین پاک محفل ہے فرشتگان آسمان کی

لَبِسْتُ لِبَاسَ الصَّبْرِ عَنْهَا لَيَالِيًا ۔ اِلٰى اَنَّهٗ اَمْسٰى كَثَوْبٍ مُقَدَّدٍ

مین نے فراق مین مدینہ منورہ کی کتنی راتون تک لباس صبر پہنا یہان تک کہ وہ جامہ

صبر مثل لباس مستعمل کے پارہ پارہ ہو گیا یعنی تاب صبر باقی نرہی ✤

وَيَا لَيْتَنِيْ لِلْمَاسُوْرِ بِالْهِنْدِ دُوْنَهَا ۔ كَمِلْءِ السَّمَا وَالْاَرْضِ تِبْرًا فَيَفْتَدِيْ

اور امید ہے کہ واسطے اسیر ملک ہند کے مانند بھرے آسمان و زمین کے زر خالص ہوتا پھر

اوسکو تحصیل زیارت مدینہ کے اشتیاق مین فدا کر دیتا ✤

لَئِنْ تَسْئَلِ الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ كُوِّنَتْ ۔ لَقَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَايَةُ مَقْصَدِيْ

اگر دنیا سے سوال کیا جاے کہ وہ کس بزرگوار کیواسطے پیدا کی گئی تو البتہ گویا ہو گی کہ رسالتمآب

ہیں ہر شیخ و شاب نہایت مراد و مقصود میرے ہیں

ولو قیل للاعقاب من انت امامہم یبشرک بالنصر قالت بطا و تاکید

اور اگر آخرت سے پوچھا جائے کہ تو آسانی و بشارت و سرور کس جلیل الشان کے

خدمتگذار ہے تو وہ بھی بزبان حال سے جواب دیگی کہ میں خادم ہوں حضرت احمد یعنی خاتم

ان استشہدہا الاحجار والجبل التی ترائ منہا ان تصدق تشہدا

وہ شان ہے حضرت کی کہ اگر سنگہا سنگین اور کوہ ہائے بزرگ سے بھی بعض

اوقات میں طلب شہادت کیجائے تاکہ وہ حضرت کی تصدیق کریں تو فوراً گواہی

دینگے چنانچہ ایک حکایت طولانی تصدیق احجار کی مولانا مجلسی نے جلد ششم

میں مصدق اس مضمون کے تحریر فرمائی ہے ؎

رسول لرب الرحمن من علی الوری ولولاہ لم یعرف یقینا و یعبد

وہ جناب اس مرتبہ کے رسول ہیں کہ بسبب وجود ذیجود آنحضرت کے پروردگار

عالم نے تمام خلق پر احسان کیا اور اگر وہ جناب نہ ہوتے تو کوئی شخص بھی

اچھی طرح پہچانتا اور نہ امور دینیہ کی اطاعت کیجاتی یعنی پیغمبر کے معرفت خدا کا ان ہوتی

نبی سل تاتی ہو ہو بشرفاتہ الی ان تجلی صبح یوم القیمۃ

کتنے رسولان جلیل الشان مثل عیسیٰؑ و موسیٰؑ بن عمران قبل ولادت باسعادت کے حضرتؐ کے وجود مسعود کی بشارت دیتے ہوئے گذر گئے تاآنکہ صبح روز ولادت نور بخش دیدہ اہل ایمان اور تجلی فزای عالم امکان ہوے۔

مُضِيئًا كَعِلْمِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ ... شَهِيًّا كَأَنْفَاسِ الْمَسِيحِ الْمُؤَيَّدِ

وہ صبح سعادت انتما اور شب سحر ہدایت افزا اسطرح روشن و منور تھی جسطرح کہ علم پروردگار واضح و آشکارا ہے اور وہ صبح باصفا اسقدر جان بخش اور روح افزا تھی کہ جسطرح انفاس حضرت عیسیٰ بن مریم زندہ فرمانے بنی آدم تھے۔

فَأَشْرَقَتِ الْآفَاقُ طُرًّا بِنُورِهِ ... وَفِي مِثْلِ ذَاكَ الْيَوْمِ فَلْنَتَعَيَّدِ

پس تمام آفاق عالم اس سحر کے نور سے پر نور ہوگئی اور زیبا ہے کہ ایسے دن میں ہم لوگ عید قرار دیں۔

تَبَاشَرَ أَمْلَاكُ السَّمَاءِ بِطُلُوعِهِ ... وَفُتِّحَ أَبْوَابُ النَّعِيمِ الْمُؤَبَّدِ

فرشتگان آسمان نے اس صبح کے طلوع سے باہم اظہار خوشی و سرور کیا اور بہشت عنبرسرشت کے دروازے کھول دیے گئے۔

تَمَايَلَتِ الْأَكْوَانُ بِالْعُلُوِّ إِلَى الْعُلَى ... وَذَا الْيَوْمُ مِنْ عَرْفٍ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ

قبل حضرت کی ولادت کے شیاطین آسمان تک جاتے تھے اور وہانکی خبرین سن آتے تھے اور اب یعنی بعد تولد رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ جو اونمین سے بنظر چرانے اون اخبار کے آسمان کیطرف جاتا ہے شہاب ثاقب سے دور کردیا جاتا ہے ؛

لَقَدْ طُهِّرَتْ اٰبَاؤُهُ وَتَنَزَّهُوْا ۔ فَمَا اَحَدٌ مِنْهُمْ بِغَيْرِ مُوَحِّدِ

بتحقیق کہ آبا، طاہرین اون جناب کے پاک وپاکیزہ ہین کفر وشرک وغیرہ سے پس بنابر مذہب حق کے کوئی بھی اونمین غیر موحد نتھا یعنی سب خدا کو وحدہ لاشریک جانتے تھے چنانچہ آیات واحادیث اسپر دلالت کرتی ہین ؛

تَكَلَّمَ فِيْ عَهْدِ الصِّبٰى كَابْنِ مَرْيَمَ ۔ وَشَنَّفَ اٰذَانَ الْوَرٰى بِالتَّشَهُّدِ

حضرت نے زمانہ طفولیت مین بلکہ بمجرد ولادت کلام کیا بلکہ سجدہ کیا اور گوشہائے خلق کو کلمہ شہادت سے مشرف کیا اور مثل حضرت عیسٰے ع کے گویا ہوئے اور بزبان فصیح لا الہ الا اللہ ادا کیا

وَجَاءَ هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةً ۔ وَبُشْرٰى لِعَبْدٍ مُّؤْمِنٍ مُّتَعَبِّدِ

اور حضرت اس عالم مین تشریف لائے ازراہ ہدایت اہل عالم کے اور ازراہ رحمت کے چنانچہ رحمۃ للعالمین آپکی القاب مین سے ہے اور ازراہ بشارت کے واسطے بندہ مومن عبادت گذار کے یعنی حق مین کفار کے بشارت نہین ہوسکتی انکے واسطے انذار ہے

وَصَلّٰی عَلَیْہِ اللّٰہُ مِنْ فَوْقِ عَرْشِہٖ   وَاَکْمَلَ فِیْہِ کُلَّ فَضْلٍ وَسُوْدَدٖ

اور خداوند عالم نے اونپر رحمت کاملہ نازل فرمائے فوق عرش سے اور ہر فضل وبزرگی وسرداری کو حضرت مین کامل کردیا ✦

بِہٖ خَتَمَ الرُّسُلَ الْعِظَامَ وَاِنَّہٗ   لَغَایَۃُ تَکْوِیْنِ الْمُحِیْطِ الْمُحَدَّدِ

حضرت کی ذات شریف پر رسولان الٰہی کا خاتمہ ہوا اور بتحقیق کہ وہ حضرت البتہ سبب ہین خلقت آسمان کے مطلب اول پر آیہ وافی ہدایہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین دلالت کرتی ہے اور مطلب دوم پر حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک

یُشَفِّعُہٗ فِی الْمُذْنِبِیْنَ بِفَضْلِہٖ   وَیُعْطِیْہِ مَا یُرْضِیْہِ فِیْ یَوْمِ مَوْعِدٖ

حقتعالی اپنے فضل سے اون جناب کو واسطے گناہگاران امت کے روز قیامت شفیع قرار دیگا اسیوجہ سے آپکو شفیع المذنبین کہتے ہین اور عطا فرمائیگا اونکو بروز جزا اسقدر کہ آپ راضی ہوجائین چنانچہ آیہ ولسوف یعطیک ربک فترضی اسپر شاہد ہے

فَاَعْظِمْ بِہٖ مِنْ شَارِعٍ سَنَّ سُنَّۃً   بِہَا کُلُّ دِیْنٍ صَارَ غَیْرَ مُخَلَّدٖ

پس وہ جناب کس قدر بزرگ صاحب شریعت ہین کہ آپنے وہ طریقہ ہدایت تعلیم فرمایا اور اوس دین کو جاری کیا کہ جسنے تمام ادیان سابقہ کونا پائدار اور منقطع کردیا

یعنی ادیان سابقہ باطل تھے بلکہ حضرت کے زمانہ تک اونکی منسوخی ہو

وَصَاحِبُ خُلُقٍ دُوْنَهُ الْمِسْكُ نَفْحَةً ۔ وَمَعْصُوْمُ [illegible]

اور ایسے صاحب خلق تھے کہ مشک اوسکے مقابل میں خوشبو میں کم ہے چنانچہ حق تعالیٰ

فرماتا ہے انک لعلی خلق عظیم اور وہ جناب اوس خاک پاک میں دفن ہوئے کہ قبر

اوسکی بو فضائے عالم سے زیادہ ہے ٭

وَذِیْ شَرَفٍ عَالٍ وَفَضْلٍ وَمُعْجِزٍ ۔ مَتٰی مَا یَمُرَّ الْاَنْبِیَا تَتَسَجَّدِ

اور وہ جناب ایسے صاحب شرف اور فضل اور معجزے تھے کہ جب گذرتے تھے درختوں کیطرف

سے تو شاخیں سرنگون ہو کر سجدہ تعظیمی کرتی تھیں چنانچہ بحار میں حکایت اسکی نقل کی ہے

وَسَرٰی اِلَی الْاَفْلَاکِ لَیْلًا وَقَاعِدًا ۔ بِمَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَقْعَدِ

اور وہ جناب تشریف لیگئے آسمانوں کی طرف وقت شب یعنی حضرت کو معراج جسمانی ہوا

ہوئی اور طرفۃ العین میں تمام آسمانوں کی آپنے سیر فرمائی اور مقام بزرگ آپکا نزدیک پہونچنے

عالم کے مقام محمود ہے جو کہ پہلے سے آمادہ ہے چنانچہ اس آیۂ شریفہ میں اشارہ ہے مقعد صدق

بِتَالٍ لِاٰیَاتٍ مِنَ اللّٰهِ اُنْزِلَتْ ۔ بَشِیْرٍ نَذِیْرٍ عَابِدٍ مُتَهَجِّدِ

وہ حضرت تلاوت فرمانیوالے ہیں اون آیات قرآنی کے جو حضرت پر نازل ہوئیں بشارت

دینے والے ہین اہل ایمان کے ڈرانیوالے ہین کفار کے عبادت کرنیوالے ہین اپنے پروردگار کی ادا کرنیوالے ہین نماز شب کی چنانچہ نماز شب حضرت پر بالخصوص واجب تھے

وَاُیِّدَ فِی بَعْضِ الْمَلَاحِمِ بِالصَّبَا ۔ وَفِی الْبَعْضِ مِنْ فَوْقٍ بِجُنْدٍ مُجَنَّدِ

اور تائید کیئے گئے حضرت بعض جہادون مین باد صبا سے اور بعض مین جانب آسمان سے ساتھ گروہ ملائک کے اشارہ ہے طرف جہاد بدر و احد و حنین کے کہ بسبب ضعف لشکر اسلام کے حق تعالی نے اپنی ملائکہ مقربین کو واسطے امداد کے بھیجا ✦

وَاَخْبَرَهُ بِالسَّمِّ مَا قَدْ اَتَتْ بِهٖ ۔ یَهُوْدِیَّةٌ دَانَتْ لِاَهْلِ التَّهَوُّدِ

اور حق تعالی نے آگاہ کردیا اون حضرت کو زہر سے شانہ گوسفند کے جسکو ایک یہودیہ جو کہ مائل اور مطیع تھی یہودیون کے زہر مین ملا کر لائی تھی اشارہ ہے قصہ خیبر کیطرف کہ وہ گوشت خود گویا ہوا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مجھکو زہر مین ملایا ہے ✦

وَمَا لِذِرَاعِ الشَّاةِ نُطْقٌ وَاِنَّمَا ۔ هِیَ الْاٰیَةُ الْکُبْرٰی مِنَ اللّٰهِ فَاهْتَدِ

اور حالانکہ شانہ گوسفند مین گویائی کہان ہوتی ہے اور جز این نیست کہ یہ ایک آیت بزرگ تھی جانب حافظ حقیقی سے پس اے مخاطب اسکو سنکر ہدایت اختیار کر ✦

وَاَجْرٰی مِیَاهًا مِنْ اَنَامِلِ قَبْضِهٖ ۔ فَرَوّٰی بِهَا اَلْمًا یُّرٰی فِی النَّاسِ مِنْ صَدِ

اور حضرت نے اپنی انگشتان مبارک سے کہ جو مثل چشمہ الہی کے تھین پانی جاری کیا

پس سیراب کیا لوگونکو اسطرح کہ کوئی پیاسا نہ رہا چنانچہ قتادہ نے روایت کی ہے کہ غزوہ

بنی مصطلق مین حضرت نے اپنا ہاتھ تھوڑے سے پانی مین رکھدیا اور حضرت کی انگلیون سے

بکثرت پانی جاری ہو گیا یہانتک کہ لشکر عظیم نے پیا اور سب سیراب ہو گئے بلکہ راستہ

وَكُرِّرَ نَبْعُ الْمَاءِ مِنْ مُعْجِزَاتِهِ   فَأُجْرِيَ مَجْرَى الْقَطْعِ دُونَ التَّرَدُّدِ

اور جاری ہونا پانی کا حضرت کے معجزات سے اکثر ظہور مین آیا ہے پس یہ امر یقینی ہو گیا

کوئی تردد کا مقام نہ رہا اور اس شعر مین جو کہ لفظ نبع اور اُجری مین لطف ہے صاحبان

طبائع و نقاد پر پوشیدہ نہین ٭

فَفِي خَبَرٍ نَبْعٌ لِسَهْمِ كِنَانَةٍ   وَفَاضَتْ عُيُونٌ فِي رِوَايَةِ أَحْمَدِ

پس ایک روایت مین جاری ہونا پانی کا تیر سے ترکش کے وارد ہوا ہے اور ایک روایت

مین ہے جو منقول ہے احمد سے کہ پانی کے چشمہ جاری ہو گئے مصرع اول مین شاید اشارہ

ہے اس روایت کیطرف کہ حضرت نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالکر ایک چاہ مین ڈالدیا

پس وہ اوپر تک پر ہو گیا اور لوگون نے کنارہ پر بیٹھکر کف دست سے پانی لے لیا

اور مصرع ثانی مین اشارہ ہے طرف روایت احمد کے

وَلَمْ يَتَّفِقْ هٰذَا الْمُوسٰى فَاِنَّهٗ لِمَنْ حَجَرٍ اَجْرٰى وَلَيْسَ بِاَبْعَدٍ

اور ایسا اتفاق حضرت موسیٰ علیہ السلام کیواسطے بھی نہین ہوا اسلیے کہ اونھون نے

پتھر سے پانی کو جاری کیا اور یہ امر مستبعد نہین اسلیے کہ پتھرون اور پہاڑون سے

فَاِنَّ خُرُوْجَ الْمَآءِ مِنْ لَحْمِ اِصْبَعٍ عَجِيْبٌ وَلَيْسَ اللَّحْمُ اَرْضًا كَجَلْمَدٍ

اور تحقیق کہ جاری ہونا اور نکلنا پانی کا گوشت انگشت سے مقام تعجب ہے اور ظاہر ہے کہ

گوشت مثل پتھر کے منبع پانی کا نہین ہوتا مطلب یہ ہے کہ آپکا معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے معجزہ سے روشن تر ہے کہ آپنے اوس مقام سے پانی جاری کیا کہ جو مقام کسیطرح محل

جریان آب نہین ہوتا اور معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اشارہ ہے طرف اوس پتھر

کے جو حق تعالےٰ نے اونکو دیا تھا اور جب آپ اوسپر عصا مارتے تھے اوس سے بارہ چشمہ

جاری ہوتے تھے اور وقت کوچ کے جب عصا مارتے تھے وہ پانی بند ہو جاتا تھا +

لَقَدْ اَقْسَمَ الرَّحْمٰنُ طَوْرًا بِعُمْرِهٖ وَطَوْرًا بِاَرْضٍ حَلَّ مِنْهَا بِمَوْرِدٍ

تحقیق کہ حضرت کا وہ مرتبہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ازراہ محبت کے بعض آیات قرآنی مین

کبھی قسم کھائی ہی حضرت کی عمر شریف کی فرمایاہے لعمرک اور ایکبار اوس ارض مقدس کے جس مین

حضرت تشریف فرما تھے چنانچہ فرمایا ہے لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد +

وَمَا قَالَہُ الْغَفَّارُ فِی وَحْیِہٖ لَہٗ   عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ کَلِمَۃٌ لِلتَّوَدُّدِ

اور جو کہ خداے غفار نے وحی آسمانی اور عبارات قرآنی مین فرمایا ہے کہ عفا اللہ عنک

یعنی عفو کرے تجھسے اللہ جو بظاہر دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حضرت سے معاذ اللہ گناہ

صادر ہوا ہو پس یہ کلمہ محبت ہے چنانچہ فخر رازی نے بیان کیا ہے کہ یہ دلالت کرتا ہو

وَکَیْفَ حَمَاہُ اللّٰہُ فِی سَیْرِ بُقْعَۃٍ   قَدِ امْتَلَأَتْ مِنْ کُلِّ اَفْعَی وَاَسْوَدِ

اور کسطرح حمایت کی اون جناب کی سیر کرنے مین اوس زمین کے جو اقسام مار سے مملو تھی

اور کسی نے حضرت کو ضرر نہ پہونچایا چنانچہ واقدی نے لکھا ہے ؛

یُفَحِّیْ مَوْلَی النَّبِیِّ سَفِیْنَۃً   وَمَکَّنَہٗ مِنْ ظَہْرِ لَیْثٍ مُلَبَّدِ

ور کس طرح حفاظت کی حق تعالی نے غلام رسول مختار کی جسکا نام سفینہ تھا اور

اور کر دیا اوسکو کہ سوار ہوا پشت پر شیر غضبناک کے ؛

فَاَبْلَغَہٗ اَرْضًا اَصَابَ ثِمَارَہَا   مُضَافًا اِلَیْہِ مَا اَشْبَہَ بِمُزَوَّدِ

پس اوس شیر نے پونچا دیا اوسکو ایسی زمین مین کہ اوسمین طرح طرح کے میوے ملے

اور زیادہ یہ کہ بعض پتون سے درخت کے توشہ دان بنایا اور وہ شیر مراحت و آسایش

حضرت رسالت کی برکت سے صحیح و سالم پونچا کر چلا گیا حالانکہ سفینہ اوس شیر سے نہایت

خائف تھے اور برہنہ رہ گئے تھے فقط ایک لنگ باقی تھی اور تمام اسباب مع سواری کے دریامین غرق ہوگیا تھا فقط جان انکی بچ گئی تھی جب وہان سے کنارہ دریا پر پہونچے اوسوقت

وَمُسْتَهْزِئٍ كَافٍ لَهُ اللّٰهُ قَتْلَهُ ‏ ‏ كَعَاصٍ وَكَالْعَاصِي لَبِيدٍ وَاَسْوَدٍ

اور حضرت سے کئی شخص استہزا کرنیوالے اور دشمنی کرنیوالے تھے کہ خدا نے کفایت کی آپکی اون لوگون کو قتل کرکے ایک اون مین ولید بن مغیرہ تھا ایک عاص بن وائل تھا ایک اسود بن یغوث تھا اور اسی کیطرف اشارہ فرمایا ہے انا کفیناک المستہزئین ❊

وَاِذْ جَاءَهُ فَتْكًا سُرَاقَةُ رَاكِبًا ‏ ‏ بِدَعْوَتِهٖ غَاصَتْ قَوَائِمُ اَجْرَدٍ

اور جبکہ حاضر ہوا خدمت مین سراقہ بن مالک بارادہ قتل کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر پس اوسکے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ پھر اوٹھا اور سوار ہوا حضرت نے اوسکے حق مین دعاے بد فرمائی فوراً چارون پاؤن اوسکے گھوڑے کے گھٹنون تک زمین مین دھنس گئے اوسوقت اوسنے التجا کی اور حضرت کی دعا سے نجات پائی اسیطرح تین بار اتفاق ہوا بنابر روایت محمد بن اسحٰق کے ❊

وَقَدْ ذُبِحَتْ شَاةٌ بْنُ زَيْدٍ وَاُنْضِجَتْ ‏ ‏ فَاَحْيَا لَهُ فِىْ ذَاكَ شِعْرٌ فَاَنْشِدِ

اور تحقیق کہ ذبح کی گئی بکری جابر بن زید کی جو کہ اوسنے بھیجی تھی اور بھونی گئی پس حضرت نے

فرمایا کھاؤ اسکو مگر اسکی ہڈی نہ توڑنا جب فارغ ہوئے اوسکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اوٹھ کھڑی ہو بحکم خدا پس زندہ کر دیا اوسکو پس جسطرح پہلی تھی اوسی طرح ہو گئی اور اس مضمون سے متعلق ایک شعر ہے پس اوسکو پڑھو اور وہ اشعار عبدالرحمٰن بن عوف کی ہین اور اس بکری کا نام مدینہ مین مبعوثہ قرار پا گیا ٭

وَنَاوَلَ فِی بَدرٍ عُکَّاشَۃَ خَشْبَۃً وَقَالَ لَہٗ قَاتِلْ بِہَا کُلَّ مُلْحِدٖ

اور دیدی حضرت نے جنگ بدر مین عکاشہ کو ایک خشک لکڑی اور فرمایا کہ اس سے بھا

فَصَارَتْ لَہٗ سَیْفًا یُقَاتِلُہُمْ بِہٖ وَجَدَّلَ مُرْتَدًّا بِہٖ وَھُوَ مُعْتَدٖ

پس وہ لکڑی تلوار بنگئی کہ عکاشہ اوس تلوار سے جہاد کرنے لگے اور قتل کیا اوس تلوار سے ایک مرد مرتد کو کہ وہ سرکش تھا اور نام اوس کا طلیحہ تھا اور پھر حضرت نے روز احد عبداللہ بن جحش کو ایک چوب خرما دی کہ وہ بھی تلوار ہو گئی ٭

وَحَنَّ اِلَیْہِ الْجِذْعُ عِنْدَ فِرَاقِہٖ حَنِیْنَ عَمُوْدٍ اَوْ رَفِیْقٍ مُبَعَّدٖ

اور امید اور آرزو کی حضرت کیطرف تنہ درخت خرما نے جو صحن مسجد مین تھا اور حضرت اوسسے تکیہ کرکے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب اصحاب نے عرض کرکے ایک منبر آپکے واسطے درست کیا اور آپنے منبر سے خطبہ ادا کیا چوب خرما نے بسبب مفارقت حضرت کے فریاد شروع کی مثل

اوس صورت کے جبکا بیٹا مرجائے یا مثل اوس شخص کے جو نہایت شدید الحزن ہو یا شعل علاہ داد

فَاِنْ لَّمْ نَحُنَّ الْیَوْمَ نَحْنُ فَاِنَّنَا   لَاَدْوَنُ مِنْ حَنَّانَةٍ غَبِرَا بِعِدِ

پس اگر ہم آج فریاد و زاری نکرین پس ہم بیشک کمتر ٹھہرین گے اوس چوب خرما سے بھی کہ

جسکا نام حنانہ رکھا گیا تھا اور حضرت نے اوسکو تسکین دی ❊

بِهِ انْشَقَّ كَالْكَتَّانِ اِذْ لَاحَ طَائِعًا   لَهُ الْقَمَرُ السَّارِي كَسَائِرِ اَعْبُدِ

حضرت کے اشارے سے ماہتاب شق ہوگیا جبکہ روشن تھا اور دو ٹکڑے اوسکے ہوگئے حضرتکی

دعا سے جبکہ کفار مکہ نے تکذیب کی اور معجزہ طلب کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے کردو اور مطلب شعر کا نہایت

لطیف ہے اسلیے کہ قاعدہ ہے کہ چاند کے سامنے کتان پارہ پارہ ہوجاتا ہے لیکن اوس آفتاب

آسمان رسالت کا چاند بھی اسطرح مطیع تھا جسطرح اور خادم اور چاکر فرمان بردار ہوتے ہین

کہ جب حضرت کے روبرو آیا اور آپنے اشارہ فرمایا ماہ تابان مثل کتان شق ہوگیا پس گویا

حقیقت مین چاند خود حضرت تھے ❊

وَصَلّٰی عَلَی الْاَفْلَاكِ عِنْدَ عُرُوجِهِ   وَكُلٌّ مِنَ الْاَمْلَاكِ وَالرُّسُلِ مُقْتَدِ

حضرت نے بالاے آسمان نماز پڑھی جبکہ معراج ہوئی اور اوسوقت تمام فرشتہ اور انبیا

آپکی پشت پا قتدا نماز پڑھتے تھے ❊

وَمَعَ عُلُوِّهٖ فَوْقَ السَّمَاءِ جُلُوْسُهٗ عَلَی التُّرْبِ مِنْ غَیْرِ فَرْشٍ مُمَهَّدٖ

اور باوجود مرتبہ عالی کے نشست آپکی تھی روئے زمین پر بغیر فرش و مسند کے ❊

وَیَاْکُلُ اَکْلَ الْعَبْدِ ذُلًّا وَیَلْعَقُ الْاَصَابِعَ کَمْ مِنْهَا عَلَی النَّاسِ مِنْ یَدٖ

اور کھانا تناول فرماتے تھے غلاموں کی طرح اور از راہ قدردانی نعمت خدا کی انگلیاں چاٹ لیتے تھے

حالانکہ آپکی کسقدر نعمتیں لوگوں پر تھیں اور کسقدر احسان سے تھے اور تناسب اصابع اور یدین

وَعَاشَرَ اَقْوَامًا رِجَالًا وَنِسْوَةً وَلٰکِنَّهٗ فِیْهِمْ کَعَقْلٍ مُجَرَّدٖ

حضرت نے معاشرت کی اقوام کی جن مین مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں لیکن وہ جناب

ان لوگوں میں اسطرح رہے جسطرح عقل جو مجرد ہے مادہ سے بدن میں انسان کے رہتی ہے

یعنی جو شرافت عقل کو اور اعضا سے ہے اسیطرح حضرت کو ان اقوام مختلفہ پر شرف تھا

کَرِیْمٌ جَوَادٌ لَیْسَ یَغْضَبُ لِلدُّنٰی تَرَاهُ کَبَحْرٍ زَاخِرٍ غَیْرِ مُزْبِدٖ

وہ حضرت صاحب کرم و بخشش تھے امور دنیویہ کیواسطے غضبناک نہوتے تھے مثل

دریائے موج مارنے کے کہ اوسپر کف نہ آتی ہو ❊

مَفَاتِیْحُ کَنْزِ الْاَرْضِ اِذْ عُرِضَتْ عَلَیْهِ اَلْقٰی بِهَا زُهْدًا وَلَمْ یَتَزَوَّدٖ

کلیدہائے خزانہ زمین جب حضرت کے سامنے پیش کی گئیں قبول نفرمایا از راہ زہد کے اور مالہائے

فَکَمْ عَصَبَ الاَحْجَارَ بِالْبَطْنِ جَائِعًا قَنُوعًا بِهَا مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ

پس بسا اوقات باندھ لیا حضرت نے شکم مبارک پر شدت گرسنگی مین سنگ صحرا کو درحالیکہ قناعت کرنیوالے تھے حضرت اوس پتھر پر عوض مین موتی اور زمرد کے جسطرح کہ واقعہ جنگ خندق مین لکھا ہے کہ حضرت نے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیا تھا +

وَیَا عَجَبًا مِنْ بُشْرِهٖ مَعَ نُذْرِهٖ وَمِنْ مُرِّ حَقٍّ فِیْ عُذُوْبَةِ مَوْرِدٍ

اور مقام تعجب ہے بشارت دینے سے حضرت کے باوجود خوف دلانے کے اور تعجب ہے اظہار حق سے جسکو تلخ و ناگوار کہتے ہین شیرین زبانی کے ساتھ جو حضرت مین جمع تھے +

فَکَمْ مَیِّتٍ اَحْیَاهُ مُرْسِلُهٗ بِهٖ وَکَمْ حَیَّةٍ ذَاقَتْ وَبَالَ تَمَرُّدٖ

پس کتنے مردے بپاس خاطر حضرت کے خداوند عالم نے جو اون حضرت کا بھیجنے والا ہے زندہ کر دیئے اور کتنے زندہ ہین شریر مثل مار کے کہ اونھون نے اپنی سرکشی کے وبال کا [illegible]

اَلَانَ کَدَاوُدَ الْحَدِیْدَ حَدِیْثُهٗ فَکَمْ رُکَّعٍ بَعْدَ الْجُحُوْدِ وَسُجَّدٍ

نرم کردیا لوہے کو حضرت کی باتون نے مثل حضرت داؤد کے پس بعد انکار کے کتنے لوگ راکع ہوگئے اور کتنے سجدے مین جھک گئے +

تَنَزَّهَ عَنْ وَصْفٍ شَانُهٗ تَقَاصَرَ تَرْکِیْبَاتُ آحَرُوا اَبْجَدٍ

آیا فخر کرین مین چند اشعار سے حالانکہ حروف ابجد سے جسقدر الفاظ مرکب ہوتے ہین
وہ سب حضرت کی شان عظیم کی توصیف مین قاصر ہین

وَاِنْ تَکُنْ کُلُّ الاشجار اقلام واصفٍ　　ویجری علیٰ اوراق دھرٍ مخلّدٍ

اور اگر تمام درخت وصف کنندہ کے لیے قلم بن جائین اور ورق ہاے زمانہ پر ہمیشہ

وتمدّدہ امواہ البحر بجمیعہا　　واقطار امطار السحائب تنفد

اور سیاہی بن جاے تمام دریاؤن کے پانی کی اور تمام قطرے بارش باران کے صرف
ہو جائین تحریر مدح وثنا مین تو سب صرف ہو جائین اور کچھہ باقی نرہے اونمین سے

وما نفدت اوصافہ ونعوتہ　　وما نال من فضل من اللہ سرمدی

اور پھر بھی اوصاف اور صفات حضرت کے اور تمام فضیلتین جو خدا کیجانب سے آپنے پائی ہین

لقد عقمت امّ النجوم فلم تلد　　مثیلا لہ فی عزّ شانٍ و محتدٍ

تحقیق بانجھ ہو گئی مادر ستارگان یعنی آسمان پس نہ پیدا کیا اوسنے ایک شخص بھی مثل
ہو حضرت کا بزرگی شان اور بزرگی مقام ولادت مین:

ویا عجبا ما کان ظلٌّ لجسمہ　　وکم احمرٍ فی ظلہ مثل اسودٍ

اور مقام تعجب ہے کہ حضرت کے جسم اقدس کا سایہ نتھا حالانکہ تمام سرخ وسیاہ یعنی تمام

لقد حار کُنہِی فیہ واعتاص کنہہٗ ۔ کجذرٍ اصمٍ ادرکی علم معقد
بتحقیق کہ شان مین حضرت کی عقل میری حیران ہو گئی اور پہچاننا آپکی کنہ ذات کا مشکل
ہو گیا مثل جذر اصم یا چیستان مشکل کے اور جذر اصم اُسکو کہتے ہین کہ کوئی مربع ہو
لیکن وہ عدد جسکا مربع ہو نکل نہ سکتا ہو

قد اقتبست کُلُّ البرایا بنورہٖ ۔ وما حرمتہ غیّبٌ بعد شہدٍ
تمام خلق نے حضرت کے نور سے روشنی حاصل کی اور بعد حاضرین کے غائبین بھی اوس

فطلعتہٗ شمسُ الضحی وکتابہٗ ۔ من اللہ نورٌ معجزٌ کلّ ملحدٍ
پس طلعت آپکی آفتاب نصف النہار ہے اور کتاب مجید آپکی جانب خدا سے نور ہے اور

ولو شافہٗ موسیٰ اقرّ بفضلہٖ ۔ علی یدہ البیضاء اقرار ذی الید
اگر دیکھتے اون حضرت کو حضرت موسی علیہ السلام تو اقرار کرتے آنحضرت کی فضیلت
و بزرگی کا آپکی دست حق پرست پر جسطرح اپنی دلی نعمت کا اقرار کرتے ہین

ولما تلا حمٓ ابہر سامعًا ۔ اتی فی قریشٍ والنبیّ بمسجدٍ
اور جبکہ آپنے تلاوت فرمائی حٰمٓ کی مدہوش کردیا سننے والے کو جو قریش مین
آیا تھا درحالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مسجد مین تھے ؎

تحیّر فیھا عتبۃ بن ربیعۃ ۔۔۔ فامسک فاہ خشیۃ من عذاب

متحیر ہو گیا اوس تلاوت سے عتبہ بن ربیعہ پس روک دیا اوسنے دہن اقدس کو خوف سے اسباب کے کہ ڈرا ئین عذاب سے یا خوف سے نزول عذاب کے ۔

وناداہ بالالقاب دون اسمہ کما ۔۔۔ دعا رسلا فی ایۃ المتعدد

اور حق تعالےٰ نے ازراہ محبت و شفقت کے آیات قرآنیہ مین حضرت کو ندا دی ہے القاب سے کہین فرمایا ہے یا ایھا المزمل کہین فرمایا ہے یا ایھا المدثر اور نام آپکا نہین لیا جسطرح اور انبیا کو پکارا ہے اور فرمایا ہے نام لیکر یا موسیٰ یا ابراہیم ۔

وایاتھم تبقی بمعجزۃ الذی ۔۔۔ یصدق فیھا لولاہ لم تتابد

اور آیات و معجزات اون انبیا کے باقی رہین گے حضرت سے معجزہ سے جو کہ تصدیق کرتا ہے اون معجزات کی اگر آپکا معجزہ نہوتا تو وہ آیات سابقہ باقی نرہتی یعنی معجزات اونکے اونھین کے زمانہ تک تھے اور قرآن مین خدا نے اون معجزات کا ذکر فرمایا اور قرآن الی یوم القیام باقی ہے پس قرآن ذریعہ ہو گیا اونکے معجزات کے ذکر کے باقی رہنے کا ورنہ کوئی ذکر بھی نکرتا ۔

وعترتہ الاطہار ھم سفراءہ ۔۔۔ وخزان شرع مستمر مؤبد

اور عترت پاک حضرت کی سفیر ہین خدا کے طرف خلق کے اور خزینہ دار ہین اوس شریعت کے جو ہمیشہ

وَهٰذَانِ کَالنُّورَیْنِ کَانَا وَرَاءَهٗ وَمَا افْتَرَقَا کُلٌّ لِکُلٍّ کَفَرْقَدِ

اور یہ دونون یعنی قران و عترت مثل دو نور کے ہین کہ آپکے پاس تھے اور یہ دونون جدا

نہوئے ہر ایک دوسرے کا ہم پلہ ہے بلکہ تا قیامت ساتھ رہین گے ❖

تَوَلَّیْتُ یَا دُنْیَا بِهِمْ مُتَمَسِّکًا سَوَاءٌ عَلَیَّ اَوْعِدِیْنِیْ اَوْعِدِیْ

روگردانی کی ہین نے اے دنیا تجھ سے درحالیکہ متوسل ہون اون حضرات سے

برابر ہے میرے لیے کہ ڈرا مجکو یا وعدہ کر مجھ سے ❖

بِنَفْسِیْ مِنْ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ اِصْبَعًا لَهٗ دُمِیَتْ صَبْرًا بِقَصْدِ التَّعَبُّدِ

فدا ہو نفس میرا انگشت مبارک حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ وہ خون

آلودہ ہوئی حالت صبر مین بقصد تعبد و اطاعت خدا ❖

وَثَغْرًا شَرِیْفًا اَسْقَطُوْا فِیْ رِوَایَةٍ فَلَا اَضْحَکَ اللّٰهُ الثُّغُوْرَ لِمُعْتَدِیْ

اور فدا ہو جان میری دندان شریف پر کہ اوسکو کفار نے ساقط کردیا اُحد مین جیسا کہ

روایت مین وارد ہے پس خدا نہ خندان کرے دندان کافر سرکش کو جسنے یہ ظلم عظیم

فَدَیْتُكَ یَا مَوْلَایَ کُنْ لِیْ شَافِعًا وَاِلَّا فَیَا وَیْلِیْ بِمَا کَسَبَتْ یَدِیْ

فدا ہوں میں تجھپر اے مولا میرے آپ میری شفاعت کیجیے ورنہ بس وا ہے
مجھپر اوس بار میں کہ میری ہاتھوں نے اکتساب کیا اور گناہ کیا ؂

خَطَایَایَ نَارٌ اِنْ تَقَعْ مِنْكَ نَظْرَةٌ   عَلَیْهَا تَمَاثَلْ نَارَ کِسْرٰی فَتَخْمُدِ

خطائیں میری آتش سوزان ہیں اگر آپکی نظر رحمت ہوجاے اون خطاؤں پر تو وہ
آتش مثل آتش کسرے کے ہوکر سرد ہوجائے اسمین اشارہ ہے طرف معجزہ کے ؂

اَتٰی فِیْكَ نَاسٌ بِالْقَصَائِدِ مِدْحَةً   وَقَدْ ذَكَرَتْ فِیْ مَحْفِلٍ وَ مَجْلِسٍ

لوگوں نے آپکی مدح میں قصیدے درست کیے اور محفلوں میں پڑھے گئے کتابوں میں درج

وَهٰذَا قَرِیْضٌ رَائِقٌ اِنْ تَخْطُ بِهٖ   عَنَادِلُ خُبْرًا فِی الْحَدَائِقِ تُنْشِدِ

اور یہی نظم خوشگوار ایسی پسند خاطر و آبدار ہے کہ اگر بلبلیں اسکی خبر پا جائیں تو
باغوں کے مدرسوں میں خوش الحانی سے پڑھیں ؂

وَشِعْرِیْ رَقِیْقٌ کَالزُّلَالِ وَکَالصَّبَا   وَمَا شِعْرُهُمْ اِلَّا کَرَمْلٍ وَجَلْمَدِ

اور شعر میرا رقیق ہے مثل آب زلال کے یا مثل باد صبا کے اور اون لوگوں کے شعر
نہیں ہیں مگر مثل ریگ کے یا پتھر کے یعنی ثقیل معلوم ہوتی ہیں یا مضامین عالیہ سے

وَاَشْعَارُهُمْ تُمْلِی الْبَلَاقِعَ وَحْشَةً   وَبَیْتِیْ مَاْلُوْفٌ کَصَرْحٍ مُمَرَّدِ

اور اشعار اونکی حکایت کرتے ہین زمین ہارے افتادہ کی وحشت مین او بیت شعر میری

تُزَیِّنُ اَشْعَارِیْ فَضَائِلُهُ الْعُلٰی وَمَهْمَا اُرِدْ مِنْهَا فَضَائِلَ تَزْدَدِ

زینت دیتے ہین میرے اشعار کو فضیلتہا سے بزرگ اون حضرت کی اور جب مین انمین
سے تھوڑے فضائل پر اکتفا چاہتا ہون خودبخود زیادہ ہوجاتے ہین ٭

لِشِعْرِیْ بَصِیْصٌ لَمْ یَسُؤْ غَیْرَ حَاسِدٍ وَلِلشَّمْسِ نُوْرٌ عَابَهُ عَیْنُ اَرْمَدِ

میرے شعر مین چمک ہے ایسی کہ سوائے حاسد کے کسیکو بری نہین معلوم ہوتی اور
آفتاب کا نور ایسا ہے کہ اوسکو چشم دردرسیدہ نے عیب لگایا یعنی اوسکا عیب لگانا
مضر نہین اسیطرح کلام حاسد کا بھی ساقط از اعتبار رہے ٭

وَلَا حَظَّ مِنْ شِعْرِیْ لِنَفْسِیْ فِی الدُّنٰی وَغَایَةُ مَا قَالُوْهُ اَنَّكَ اَوْحَدِیْ

اور مجکو اپنی شعر سے دنیا مین کوئی حظ اور نفع نہین اور بڑی بات جو دا دیگر لوگ کہین گے

تَرَی الْعَرَبُ الْعَرْبَاءُ شِعْرِیْ شِعْرَهَا لِمَا اتَّحَدَ الْاَلْفَاظُ كَالْحَرْفِ مُشَدَّدِ

خیال کرتے ہین عرب خالص میرے شعر کو اپنا شعر اسلیے کہ اوسکا شعر اور میرا شعر
لفظ مین یکسان ہے جسطرح حرف مشدد مین دو حرف ایک ہوجاتے ہین ٭

وَمَنْ یَرْمِیْ بِالْقَدْحِ فِیْ مَدْحِ اَحْمَدٍ فَاَصْلُ بَوَاعِیْ نَصْلِ سَیْفٍ مُهَنَّدِ

اور جو کہ تیر اندازی کرے میری طرف ساتھ تیر قدح کے مدح رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وآلہ مین یعنی مذمت کرے میری پس اصل میری قلم کی باڑھ ہے تلوار ہندی کی یعنی مَین

اوسکو نوک قلم سے جواب دونگا اور لطف لفظ بری منی اور قدح اور نصل کا پوشیدہ نہین ہے

وَلَوْ كَانَ فِي عَهْدِي امْرُؤُ الْقَيْسِ شَاهِدًا ۔۔۔ فَمَهْمَا يُشَاهِدْ مِدْحَتِي يَتَشَهَّدِ

اور اگر میرے زمانہ مین امراء القیس موجود ہوتا پس جب دیکھتا اس مدح کو کلمہ شہادت پڑھتا

هُوَ الْخَاتَمُ الْبَاقِي مَدَى الدَّهْرِ أَمْرُهُ ۔۔۔ وَعَنْ نَهْيِهِ يُنْهَى بِنَهْيٍ مُؤَكَّدِ

وہ جناب خاتم النبیین ہین باقی ہے بقار زمانہ تک امر حضرت کا اور حضرت ہی کے

ممانعت سے نہی تاکیدی ہو جاتی ہے ✥

فَدَهْرِي إِنْ يَحْكُمْ بِغَيْرِ طَرِيقِهِ ۔۔۔ فَمَا حُكْمُهُ إِلَّا كَفَتْوَى الْمُقَلِّدِ

پس زمانہ میرا اگر بغیر راہ شریعت حضرت کی حکم کرے پس حکم اوسکا نہین ہے مگر بے اعتنا

مثل فتواے مقلد کے اسلیے کہ وہ خود اپنے مجتہد کا زیر حکم ہے ✥

إِلَى اللَّهِ أَشْكُو مِنْ شَيَاطِينِ إِنْسِهِ ۔۔۔ وَسْوَاسِ أَمْرٍ تَغْطُرُ لِتَيْمٍ وَلَا عَدِي

خدا سے شکایت کرتا ہون مین اون شیاطین سے جو مخلوق انسانی مین ہین اور بہکاتے

ہین لوگونکو اور وسوسون سے جو کہ دلمین بھی نہین گذرے تیم و عدی کے یعنی خلیفہ اول کے

جو قبیلہ تیم سے تھا اور عمر کے جو قبیلہ عدی سے تھا اور اسمین اشارہ ہے طرف مذہب نیچر کے جو اس زمانہ مین جاری ہوا ہے اور مثل وبا کے اثر کر گیا ہے ؀

يقولون دين المصطفى كان حدّه ‍ الى ديننا المستحدث المتجدد

کہتے ہین کہ دین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جاری تھا اور حد اوسکی ہمارے اس دین جدید تک تھی یعنی اب احکام اوسکے منقطع ہو گئی اور معاذ اللہ عمل اوسپر ہو تھین

وهم اوّلوا القرآن زيغا وعوّلوا ‍ على قول دجّال يضلّ ويعتدي

اور اون لوگون نے تاویل کی قرآن شریف کے دین سے ہٹ کر اور اعتماد کیا اونھون نے قول پر ایک دجّال کے جو گمراہ کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے ؀

تخبّطه الشيطان انكر اصله ‍ وصار له فرعا باصل ممهّد

مخبّط کر دیا ہے اوسکو شیطان نے کہ انکار کیا اوسنے اوسکی اصل کا اور اوس شیطان کی فرع ہو گیا ساتھ اوس اصل کے جو پہلے سے درست تھی یعنی شاگرد ہو گیا شیطان کا اور اختیار کیا اوسکا طریقۂ قدیمہ بہکانے کا اور گمراہ کرنے کا ؀

ويا عجبا من سرّه وجهاره ‍ تنصّر في سرّ ويدعى بسيّد

اور مقام تعجب ہے باطن اور ظاہر سے اوس شخص کے کہ باطن مین تو وہ نصرانی ہو گیا

وَقَاسَمَ كَالشَّيْطَانِ إِنِّي لَنَا صِحٌّ وَإِنْ هُوَ إِلَّا مُفْسِدٌ آتِي مُفْسِ

اور قسم کھائی اوسنے شیطان کیطرح کہ تحقیق مین نصیحت کنندہ ہون حالانکہ وہ مفسد

ہے نہایت فساد کرنیوالا ہے ❖

وَأَنْكَرَ عِزْرَائِيلَ وَهُوَ عَدُوُّهُ سَيَقْتُلُهُ عَمَّا قَرِيبٍ وَلَا يُبْدِي

اور انکار کیا اوسنے وجود حضرت عزرائیل علیہ السلام ملک الموت کا حالانکہ وہ دشمن ہین اسکے

قریب ہے کہ وہ اسطرح اسکو قتل کرین گے کہ خون بہانے نہ دین گے ان چھ سات بیتھ نمبر

فرقہ مستحدثہ کا جو مخرب دین وایمان بظاہر دوست اور باطن مین دشمن ہے ذکر کیا ہے او

فَادْرِكْ نَبِيَّ اللهِ أُمَّتَكَ الَّتِي سَعَيْتَ لَهَا فِي مَصْدَرٍ بَعْدَ مَوْرِدٍ

پس اے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر لیجیے اپنی امت کی جسکے واسطے آپنے ورود

وصدور مین کیا کیا محنتین فرمائین ❖

أَيَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ فُزْتَ بِتَمِّ مِنَ الْعُلَى بِأَكْمَلِ مَا فَازَ مُرْسَلٌ وَأَزْيَدَ

اے بہترین خلق خدا آپ فائز ہوئے بلندی مرتبہ سے اوس مرتبہ کو جو کامل اور زا

تر ہے اون مراتب سے جو دیگر پیغمبران سابقین کو ملے ❖

وَمَا أَكْمَهٌ أَوْ أَبْرَصٌ بَعْدَ بُرْئِهِ بِمُسْتَطَاعٍ كَافِرٌ بِكَ يَهْتَدِي

[illegible]

اور نہین ہے مجذوم اور مبروص بعد صحت کی بسبب دعای حضرت عیسے علیہ السلام کی مثل کافر سرکش کے

جو بسبب آپکی مرض کفر سے نجات پائی یعنی آپ اوس مرض سے نجات دیتے ہین جو امراض بدنیہ سے زیادہ سخت ہے

کذا میت احیاہ لیس انتفاعہ ‌ ‌ ‌ بعیشتہ مثل الفلاح المؤبد

اسیطرح وہ مردہ جسکو زندہ کیا اونھون نے اوسکو منفعت اپنی زندگی سے نہین مثل فلاح اور راحت کے جو

مدحتک سابوعا وارجوک ستۃ ‌ ‌ ‌ ان اشفع تفضل اعط اکرم افض جد

یا حضرت مین نے آپکی مدح کی ایک ہفتہ تک اور امید کرتا ہون مین آپسے چھہ باتونکی اول یہ کہ شفاعت

کیجیے دوسرے تفضل کیجیے تیسرے عطا کیجیے چوتھے کرم فرمایئے پانچوین فیض پہونچایئے چھٹے بخشش کیجیے

الٰہی فارحمنی بجاہ محمد ‌ ‌ ‌ اذا خرجت نفسی وحلت بمرقد

خداوندا رحم کر مجھپر بحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ روح میری بدن سے

خارج ہو اور قبر مین پہونچ جائے ؁

الٰہی وامن روعتی یوم محشر ‌ ‌ ‌ اذا قمت مذعورا کرق مصفد

خداوندا دفع کر خوف کو میرے روز محشر جبکہ اوٹھون مین خوفناک مثل غلام اسیر مبتلا کے

واعطنی الیوم القصیدۃ ہذہ ‌ ‌ ‌ بیمنای اسمعہا النبی وانشد

اور عطا فرما مجکو اوس دن یہ قصیدہ میرے داہنے ہاتھہ مین تاکہ پڑھون مین اور سمع